رسائل و مسائل

فوت شدہ نمازوں کی قضا

سوال:- میں بیمار تھا کچھ نمازیں قضا ہو گئیں۔ میرے ایک ساتھی نے کہا نماز قضا نہیں ہوتی۔ یعنی جو رہ گئی وہ رہ گئی۔ اور ان کا کہنا یہ ہے کہ میں فقہ کی بات تسلیم نہیں کرتا، قرآن اور حدیث دکھائیں۔

جواب:- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من نام عن صلوٰۃ او نسیھا فلیصل اذا ذکرھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صبح کی نماز سفر میں نیند کی وجہ سے قضا ہو گئی تھی تو آپ نے اس کی قضا کی۔ یہ تو قضا کی نقلی دلیل ہے۔ عقلی دلیل یہ ہے کہ جب ایک انسان پر کسی کا قرض ہو تو اس سے بری الذمہ ہونے کی دو صورتیں ہوا کرتی ہیں:

۱۔ یہ کہ ادائیگی ہو جائے ۲۔ معافی ہو جائے۔

اس بات کی کوئی دلیل قرآن و سنت سے نہیں ملتی کہ قضا نمازیں معاف ہو جاتی ہیں۔ پس دوسری صورت باقی رہ گئی کہ انہیں ادا کیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ دین اللہ احق ان یقضیٰ "اللہ کا قرض اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اسے ادا کیا جائے"۔ پس آپ کے دوست کی یہ بات کہ جو نمازیں قضا ہو گئیں، انہیں قضا کرنے کی ضرورت نہیں، بے معنی ہے۔ البتہ جان بوجھ کر قضا کرنے کا گناہ اس وقت دور ہو گا جب نماز کی قضا بھی کی جائے اور اس کے ساتھ توبہ بھی۔ (ع۔م)

نظریۂ ارتقا

سوال: اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن کی طرف سے میرے ذمے لٹریچر تیار کرنے کا کچھ کام لگایا گیا ہے۔ ان عنوانات میں نظریۂ ارتقا، بھی شامل ہے۔ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب نے مجھے کہا تھا کہ اِس سلسلہ میں مَیں آپ سے رہنمائی حاصل کروں، کیونکہ اِس موضوع پر آپ کی اُن سے کچھ بات چیت ہوچکی ہے۔ آپ اس سلسلہ میں ہماری کیا راہنمائی فرماتے ہیں؟

جواب: - آپ نے مجھے کرنے کے کئی کام[1] اس انداز سے یاد دلا کر ان کے متعلق دریافت کیا ہے، گویا میں آپ جیسے فوجی ماحول کے ایک ڈاکٹر کے ساتھ (جو نوجوان ہے اور جس کا ساتھ نوجوانی بڑھاپے میں بھی نہ چھوڑے گی) بایں عمر و صحت مقابلے کی دوڑ لگا رہا ہوں۔ براہ کرم ذرا آہستہ چلیے، مَیں کچھ اپنے اُوپر اور کچھ مسائل پر قابو پا کر آپ سے دو باتیں کرسکوں۔ نظریۂ ارتقاء کے متعلق میرے دل میں اتنے خیالات و تفکرات ہیں کہ ان کی دھواں دھاری پر قابو پانا مشکل ہے۔ پھر مشکل یہ کہ میں نے ایک موضوع سے تھنکر ز لائبریری کے لٹریچر کے ذریعے رابطہ شروع کیا اور نظریۂ ارتقاء پر ایچ جی ویلز کی الکتاب بھی میرے سامنے آئی لیکن شروع میں کم علمی کے ساتھ کچھ لکھ کر پھر میں جماعت کے سیاسی بہاؤ کے ساتھ کہیں کا کہیں جا نکلا۔

اوّل تو اب پُرانی باتیں بکھر گئی ہیں، نئی جو پڑھتا ہوں اُن کا ریکارڈ رکھنا چھوڑ دیا ہے آخر آدمی قوتوں کی کمی کے ساتھ کیا کیا کام کرے۔

کل ہی (ISLAMIC WORLD REVIEW) (سابق ARABIA) کا تازہ شمارہ دیکھا۔ اس میں ایک خاص مضمون اس موضوع پر ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خود مغرب میں اور سائنس اور عقل کے سرستوں میں اختلافی بحثیں زوروں پر ہیں۔ آپ منگوائیے نا

---

[1] ان کاموں کی تفصیل شائع نہیں کی جارہی۔ (ف۔ص)

ان دنوں کا شائع ہونے والا لٹریچر ــــ یعنی دس پانچ سال میں کیا چھپا۔

میں ارتقاء کی شاخ در شاخ داستان کو جس پر اب پوری طرح حاوی بھی نہیں رہا، اگر خط و کتابت کے ذریعے منتقل کرنا چاہوں تو یہ واقعہ کبھی نمودار ہونے کا ہی نہیں۔ اور یوں کوئی جاندار مقالہ لکھنا چاہوں تو اس کے لیے کم سے کم دو سال کے لیے ہر دوسرا مشغلہ چھوڑ دینا چاہیے۔ کیا اس صورت میں زندہ رہنے کے انتظامات من جانب اللہ ہوتے رہیں گے۔ جب کہ محنت و کاوش کی ایک شرط جو توکل سے پہلے آتی ہے، وہ تو میں پوری کر ہی نہیں رہا ہوں گا۔

یہ ہو سکتا ہے کہ کبھی آپ آئیں تو میں چند اشارات نوٹ کر کے ان پر آپ سے گفتگو (بالاختصار) کر سکوں۔ اس سے آپ پوائنٹ (POINTS) اخذ کر لیں۔ مگر یہ اب بالکل ممکن نہیں کہ میں آپ کو (REFERENCES) دے سکوں۔ اس کام کے لیے تو از سرِ نو دس پانچ کتابوں کو پڑھنا اور ذہن کو تازہ کرنا ضروری ہے۔ میرے ذہن میں تو بس اس کے خلاف کلیدی اعتراضات ہیں اور فلاسفیکل بحث کے لحاظ سے یہ نظریہ ارتقاء کے برحق ہونے کی مکمل تردید کر دیتے ہیں۔ رہی بیالوجیکل بحث تو اس میں ہمارا اپنا تو اب تو کوئی (CONTRIBUTION) نہیں ہے۔ ارتقاء والوں ہی نے جو بحثیں اُٹھائی ہیں ان میں تضاد اور اُلجھنیں نکالی جا سکتی ہیں۔ اور یہ کام بھی یورپ ہی کے سائنسدانوں، بیالوجسٹوں اور عقل سازوں نے کر رکھا ہے۔ پڑھنے اور ڈھونڈنے کی ضرورت ہے۔

نظریۂ ارتقاء کے دو بڑے مقاصد (اور نتائج) ہیں۔

۱ــ کائنات اور زندگی سے خدا کے تصور کو خارج کرنا، حالانکہ نظریۂ ارتقاء میں حقیقت نہیں ہے۔ مگر انسان نے اپنی زندگی سے خدا کو خارج کر دیا ہے۔

۲ــ انسان کو حیوان بنا کر حیوانی طور سے استعمال کرنا۔

غیر باقی باتیں بعد میں۔

(ن ۔ ص ۔ ع)